



سوال

وراثت کا مسئلہ

جواب

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میرے ایک آفس کے ساتھی نے وراثت کے تعلق سے درج ذیل سوال پوچھا ہے۔ اس مسئلے کے جواب کی بنیاد پر عدالت میں کیس دائر کرنا ہے۔ ایک بیوہ عورت جس کی کوئی اولاد نہیں، اس کے خاوند کی موت کے وقت، خاوند کا کوئی سگا بھائی، بن، یا م

جواب:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ!

اگر میت کے ورثہ میں صرف بیوی اور بیٹی بھتیجیاں ہوں، تو بیوی اس کو مقررہ (فرضی) حصہ یعنی چوتھائی ملے گا اور باقی سارا مال بھتیجیوں میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور بھتیجیاں محروم ہوں گی۔ فرمان باری ہے:

وَلَقَدْ نَزَّلْنَا عَلٰی رَسُوْلِنَا اِنْ لَمْ یَلٰمْ لَكُمْ وَرَدَّ... النساء: 12

کہ ”اور ان (بیویوں) کیلئے چوتھائی حصہ ہے اس سے جو تم (اے مردو!) چھوڑ کر (فوت ہو جاؤ) اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔“
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَخْتُوا الْفِرَاضِ نَابِلًا، فَمَا بَقِيَ فَارْثُوهُ رِجْلَ ذَكَرٍ... صحیح البخاری: 6737

کہ ”فرضی (مقررہ) حصے ان کے اہل (اصحاب الفرائض) کو دے دو، جو باقی مال بچ جائے وہ سب سے قریبی مذکر (وارث) کیلئے ہے۔“
گویا ترکہ کے چار حصے کر کے ایک ایک حصہ بیوی اور ہر بھتیجے کو ملے گا۔

واللہ اعلم!